محمد الیاس عطار قادری رضوی

ناچاقیوں کا علاج

پیشکش: مجلس مکتبۃ المدینہ

WWW.NAFSEISLAM.COM

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اس رسالے کے بارے میں ....

یورپین مُمالِک کے ایک شہر کے تنظیمی ذِمّہ دار اسلامی بھائیوں کے دَرمیان شکر رَنجیاں چل رہی تھیں، **صُلح** کی کوئی مضبوط صورت نہیں بن پاتی تھی اور دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام بہت مُتأثِّر تھا۔ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی اِس طرف توجُّہ دلائی گئی تو آپ نے ایک مکتوب دیا۔ چنانچہ مجلسِ بَینَ الاقوامی اُمور کے ایک ذِمّہ دار اسلامی بھائی وہ مکتوب لیکر بابُ المدینہ کراچی سے سفر کر کے رَجبُ المرجب ۱۴۲۷ھ میں مطلوبہ شہر پہنچے۔ اسلامی بھائیوں کو جمع کر کے ''مکتوبِ عطّار'' پڑھ کر سُنایا گیا، سُن کر سارے بیقرار و اَشکبار ہو گئے، رو رو کر ایک دوسرے سے مُعافیاں مانگ لیں اور سب نے **صُلح** نامہ پر دستخط کر دیئے۔ اِس واقِعہ کو تادمِ تحریر تقریباً چار ماہ ہو چکے ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہاں اب اَمن ہے، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں اور مَدَنی قافِلوں میں تَرَقّی کی اطلاعات ہیں۔ یہ مکتوب آخرت کی یاد دلانے والا، خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں تڑپانے والا اور **صُلح** صفائی پر اُبھارنے والا ہے۔ مَدَنی آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دُکھیاری اُمّت کے عظیم تر مفاد کی خاطِر مجلسِ مکتوباتِ و تعویذاتِ عطّاریہ کی جانب سے اِس اِنقلابی ''مکتوبِ عطّار'' کو ضَرورتاً ترمیم کے ساتھ ناچاقیوں کا عِلاج کے نام سے پیش کیا جا رہا ہے۔ جہاں بھی ذاتی ناراضگیوں کے باعث مسلمانوں میں دو۲ فریق بن گئے ہوں، یہ رِسالہ ناچاقیوں کا عِلاج پڑھ کر سُنا دیا جائے، اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ خائفین کے جگر پاش پاش ہو جائیں گے اور وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر کر **صُلح** کر لیں گے۔

رِسالہ ناچاقیوں کا عِلاج میں آیات، رِوایات و حکایات کی روشنی میں چُغلیوں اور ذاتی رَنجشوں کے نقصانات کا وہ عبرتناک بیان ہے جو کہ نرم دِلوں کیلئے اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مرہمِ جراحت اور سخت دِلوں کیلئے تازیانہ عبرت ثابت ہوگا۔ ناچاقیوں کا عِلاج آپ کے ہاتھ میں ہے، جو عبرت حاصل کرے کرے اور جو نہ کرے نہ کرے، نصیب اپنا اپنا۔

پھول کی پتّی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر
مردِ ناداں پر کلامِ نرم و نازک بے اثر

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مکتوباتِ و تعویذاتِ عطّاریہ

۲۱ شوّال المکرّم ۱۴۲۷ھ بمطابق 12-11-2006.

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

نا چاقیوں کا علاج

شیطان کبھی نہ چاہے گا کہ کوئی یہ مکتوبِ عطار (16 صفحات) پورا پڑھے، آپ اللہ عزوجل کا نام لے کر شیطان مردود کو نا کام بنا دیجئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرّحیم ط سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادِری رضوی عفی عنہ کی جانب سے یورپین ممالک کے شہر میں تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام کرنے والوں کی مجلسِ مشاورت کے نگران، اراکین اور ذِمّہ دار اسلامی بھائیوں کی خدمات میں نفرتیں مٹانے والے اور مَحَبَّتیں پھیلانے والے پیارے پیارے آقا مکّی مَدَنی مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے عِمامہ پُر انوار کے بوسے لیتا ہوا، گیسوئے خمدار کو چومتا ہوا، مدینے کی گلیوں میں گھومتا ہوا، جھومتا ہوا مشکبار سلام،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ. الحمد للّٰہ ربِّ العٰلمین علی کُلّ حال

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اِرشادِ رحمت بُنیاد ہے: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر آپس میں مَحَبَّت رکھنے والے جب باہَم ملیں اور مُصافَحہ کریں اور نبی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرُودِ پاک بھیجیں تو اُن کے جُدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

(مسندِ ابی یعلیٰ، مسندِ انس بن مالک، حدیث ۲۹۵۱، ج ۳، ص ۹۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یااللہ! عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو مل جُل کر سنّتوں بھری تحریک، دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام کرتے رہنے کی سعادت نصیب فرما، یا اللہ! عَزَّوَجَلَّ ہماری ساری خطائیں مٹا اور ہمارے قُلُوب کو کینۂ مُسلم سے پاک فرما، یااللہ! عَزَّوَجَلَّ ہماری اور ہمارے مَدَنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ساری اُمّت کی مغفرت فرما۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

یا رَسُولَ اللہ! ؎

تو جو چاہے تو ابھی میل مرے دل کے دُھلیں
کہ خدا دل نہیں کرتا کبھی میلا تیرا (حدائقِ بخشش)

جہنم کے حقدار مت بنئیے!

باہمی شکر رنجیوں، بار بار صُلح کر لینے کے باوجود ایک دوسرے پر کی جانے والی نکتہ چینیوں کے باعِث اُٹھنے والے نت نئے فِتنوں اور اِس کے سبب ہونے والے دین کے عظیم مَدَنی کاموں کو نقصانوں سے بچانے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پانے اور ثوابِ آخرت کمانے کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ آپ حضرات کی خدمات میں تحریری حاضری کی سعادت

پار ہا ہوں۔ اگر میری مَدَنی اِلتجاؤں کو حِرزِ جان بنالیں گے اور کم از کم ۱۲ ماہ تک ہر مہینے فرداً فرداً یا ذِمّہ داران کو اکٹھا کر کے اجتماعی طور پر اسی ''مکتوبِ عطّارؔ'' کا مُطالعہ فرمالیں گے تو آپ سب گلزارِ عطار کے گلہائے مُشکبار بن کر اسلامی مُعاشرے کو سدا مہکاتے رہنے میں اِن شاءَ اللّٰہ عَزّوَجَلّ کامیابی پاتے رہیں گے۔ اگر میری معروضات کو خاطر میں نہیں لائیں گے اور غلطی کرنے والے کی تنظیمی ترکیب (دعوتِ اسلامی کی تنظیمی ترکیب یہ ہے کہ جس کی غلطی ہو اوّلاً براہِ راست تنہائی میں اُس کی غلطی دُور کرنے کو شِش کرے۔ ناکامی کی صورت میں حسبِ اجازتِ شریعت بتدریج ذَیلی، حلقہ، علاقہ، تحصیل، ڈویژن، شہر و صوبہ کی مُشاورتوں بعدہٗ (یعنی اس کے بعد) مُلک کی انتظامی کابینہ کے نگرانوں سے مسئلہ حل کروائے، کام نہ ہونے کی صورت میں پاکستان کے علاوہ دیگر ممالک کے اسلامی بھائی مجلسِ بین الاقوامی اُمور کے مُتعلقہ ذِمّہ دار سے رجوع کریں، ہر طرف سے ناکام رہیں تو آخِر میں مرکزی مجلسِ شوریٰ کی خدمت میں مسئلہ پیش کریں۔ شوریٰ کا فیصلہ حَتمی ہوگا اور سب کو ماننا پڑیگا، جبکہ کوئی شَرعی قَباحت نہ ہو کہ دعوتِ اسلامی کی کسی بھی مجلس کا کوئی بھی رُکن حکمِ شریعت سے مُتجاوِز نہیں ہو سکتا، ہر مسلمان کیلئے اَحکامِ شریعت کا پابند ہونا ضروری ہے۔) کے مطابق اِصلاح کرنے کے بجائے بِلا مَصلحتِ شَرعی ایک دوسرے کو بتاتے پھریں گے اور آپس میں لڑتے لڑاتے رہیں گے تو عداوتوں، کینوں، غیبتوں، چغلیوں، دل آزاریوں، عیب دَریوں اور بدگُمانیوں وغیرہ وغیرہ ہلاکت سامانیوں کے ذَرِیعے اپنے آپ کو مَعاذَ اللّٰہ عزّوَجلّ جہنّم کا حقدار بناتے رہیں گے۔ کاش! پیارے پیارے اللّٰہُ رحمٰن عَزّوَجَلّ کے مقدّس قرآن اور سلطانِ دوجہان، رَحمتِ عالمیان صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاکیزہ فرمان کے فیضان سے کیا جانے والا مجھ سراپا گناہ وعصیاں کا مُلتجیانہ بیان آپ سب کے قُلُوب و اَذہان پر چوٹ لگنے کا باعث بن کر اِصلاح کا سامان ہوجائے۔ اِن شاءَ اللّٰہ عزّوَجَلّ میرا سمجھانا رائیگاں نہیں جائے گا۔ پارہ 27، سورۃُ الذّٰرِیٰت کی آیت نمبر 55 میں ارشادِ ربِّ ذُوالمِنَن ہے:

وَذَکِّرْ فَاِنَّ الذِّکْرٰی تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ (پ ۲۷ الذّٰرِیٰت آیت ۵۵)	ترجَمۂ کنزالایمان: اور سمجھاؤ کہ سمجھانا مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے۔

شیطان آپس میں لڑواتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! شیطان مردود مسلمانوں میں پھوٹ ڈلواتا، لڑواتا اور قتل و غارتگری کرواتا ہے نیز انہیں **صُلح** پر آمادہ ہونے ہی نہیں دیتا۔ بلکہ بارہا ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی نیک دل اسلامی بھائی بیچ میں پڑ کر ان میں **صُلح** کروا بھی دے تب بھی طرح طرح کے وَسوَسے ڈال کر، اُنہیں اُکساتا اور بھڑکاتا ہے۔ شیطانِ مکّار و نابکار کے وار سے خبردار کرتے ہوئے پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی 53 ویں آیتِ کریمہ میں ہمارا پیارا پیارا پروردگار عَزّوَجَلّ ارشاد فرماتا ہے:۔

اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْزَغُ بَیْنَهُمْ (پ ۱۵ بنی اسرائیل آیت ۵۳)	ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک شیطان ان کے آپس میں فساد ڈالتا ہے۔

پارہ 7 سورۃُ المائِدہ آیت نمبر 91 میں اللہ ربُّ العِباد کا ارشادِ عبرت بنیاد ہے:۔

اِنَّمَا یُرِیۡدُ الشَّیۡطٰنُ اَنۡ یُّوۡقِعَ بَیۡنَکُمُ الۡعَدَاوَۃَ وَ الۡبَغۡضَآءَ (پ ۷ المائدہ آیت ۹۱)

ترجمۂ کنزالایمان: شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں بیر اور دشمنی ڈلوادے۔

غُصّہ باعثِ فَساد ہے

مسلمانوں کو مِل جُل کر شیطان کے پھُوٹ ڈلوانے والے اس تباہ کاروار کو بیکار بنادینا چاہیئے، یقیناً آپس کے فسادات میں دنیا و آخرت کے بے شمار نقصانات ہیں۔ بات بات پر جذبات میں آجانے والا غُصیلا شخص اکثر فسادات کا باعث بن جاتا ہے، غصہ والوں کو خبردار ہو جانا چاہیئے کہ نفس کے سبب آنیوالے غُصّے میں بے قابو ہو کر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کا اِرتِکاب کر کے کہیں جہنّم کے گہرے گڑھے میں نہ جاپڑیں، غُصّے کی سزا مُلاحظہ کیجئے اور اپنے آپ کو عذابِ دوزخ سے بچانے کی تجویز فرمایئے۔

جہنّم کا مخصوص دروازہ

محبوبِ ربُّ العِباد، راحتِ قلبِ ناشاد عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا ارشادِ عبرت بنیاد ہے، ''جہنّم میں ایک دروازہ ہے اُس سے وُہی داخل ہوں گے جن کا غصہ کسی گناہ کے بعد ہی ٹھنڈا ہوتا ہے۔''

(اتحاف السادۃ المتقین، ج ۹، ص ۳۱۸)

سن لو نقصان ہی ہوتا ہے بالآخر ان کو
نفس کے واسطے غصہ جو کیا کرتے ہیں

مالک بن دینار کے صبر کے انوار

ہمارے بُزرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللہُ الْمُبِین ظلمِ ظالمین اور ستمِ کافرین پر صَبر فرماتے اور کس طرح غُصّے کو بھگاتے تھے اسے اس حکایت سے سمجھنے کی کوشش کیجئے۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا مالک بن دینار علیہ رحمۃ الغفار نے ایک مکان کرایہ پر لیا۔ اُس مکان کے بالکل مُتّصِل ایک یہودی کا مکان تھا۔ وہ یہودی بُغض وعناد کی بنیاد پر پرنالے کے ذریعے گندا پانی او رغلاظت آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے کاشانۂ عظمت میں ڈالتا رہتا۔ مگر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خاموش ہی رہتے۔ آخر کار ایک دن اُس نے خود ہی آکر عرض کی، جناب! میرے پرنالے سے گزرنے والی نجاست کی وجہ سے آپ کو کوئی شکایت تو نہیں؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نہایت ہی نرمی کے ساتھ فرمایا، ''پرنالے سے جو گندگی گرتی ہے اس کو جھاڑو دے کر دھوڈالتا ہوں۔'' اس نے کہا، آپ کو اتنی تکلیف ہونے کے باوجود غصہ نہیں آتا؟ فرمایا آتا تو ہے مگر پی جاتا ہوں کیونکہ: (پارہ 4 سورہ آلِ عمران آیت نمبر 134 میں) خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ مَحَبّت نشان ہے:

وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ط وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ

(پ۴ اٰل عمران آیت ۱۳۴)

ترجَمۂ کنزالایمان: اورغصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے اور نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں۔

جواب سن کروہ یہودی مسلمان ہوگیا۔ (تذکرۃ الاولیاء، ذکر مالک بن دینار،ص۵۱)

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی

بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ! نرمی کی کیسی بَرَکتیں ہیں ! نرمی سے مُتَأَثِّر ہوکر وہ یہودی مسلمان ہوگیا۔ غُصّے کی تباہ کاریوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس سے بُغض وکینہ پیدا ہوتا ہے جس سے بعض اَوقات قتل وغارتگری تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔بُغض وکینہ کی تباہ کاریاں پڑھئے اورخوفِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ سے لرزیے:۔

تین قسم کے اَفراد

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما کہتے ہیں، کہ نبیِّ پاک، صاحِبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کاارشادِ حقیقت بُنیاد ہے:''تین (۳) قسم کے اَفراد کی نمازیں اُن کے سر سے ایک بالشت بھی نہیں اُٹھتیں (۱) قوم کا وہ امام جسے لوگ پسند نہیں کرتے (۲) وہ عورت جس نے اِس حالت میں رات گزاری کہ اس کا شوہر ناراض ہو (۳) وہ دو بھائی جو (بلا مَصلَحتِ شَرعی) آپس میں ناراض ہیں۔ (سُنَن ابن ماجہ، ج۱ص۵۱۶ حدیث۹۷۱)

کینہ پَروَر کی شامت

حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سَروَرِ ذِیشان ، رَحمتِ عالَمیان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے،''شعبان کی پندرھویں (۱۵) شب میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اپنے بندوں کو رَحمت کی نظر سے دیکھتا اور سب کو بخش دیتا ہے لیکن مُشرِک اور کینہ پرور نہیں بخشا جاتا۔''

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان،ج۷ص۴۷۰حدیث۵۶۳۶)

مغفرت میں رُکاوٹ

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ **اللہ** کے مَحبوب دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ ہدایت نشان ہے،''لوگوں کے اَعمال ہر ہفتے میں دو۲ دفعہ پیش کیے جاتے ہیں یعنی پیر اور جُمعرات کے روز، پس ہر مومن بندے کو بخش دیا جاتا ہے ماسوائے اُس آدمی کے جس کا اپنے بھائی کے ساتھ کینہ ہو، پس کہا جاتا ہے ان دونوں۲ کو چھوڑ دو یہاں تک کہ مل جائیں۔'' (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان ج۷ص۴۷۱ حدیث۵۶۳۸)

بلاوجہ قطع تعلق گناہ ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! بلا مَصلحتِ شَرعی محض ذاتی بُغض وکینہ کی وجہ سے مسلمانوں کا ایک دوسرے سے تعلّقات ختم کر دینا گناہ وحرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُ نا ابو ہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ **اللہ** کے پیارے نبی، مکّی مَدَنی عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ اپنے بھائی کو تین۳ دن سے زیادہ چھوڑے، جس نے تین۳ دن سے زیادہ چھوڑا اور مر گیا تو جہنّم میں داخل ہوا۔'' (سنن ابی داود، الحدیث۴۹۱۴، ج۴، ص۳۶۴)

عیب چھپانے کی فضیلت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے ! بلا اجازتِ شَرعی آپس کی ناراضگی کے باعِث عُموماً فریقین کے مابین بدگمانیوں، غیبتوں، چغلیوں اور تُہمتوں جیسے کبیرہ گناہوں کا طویل سلسلہ رہتا ہے جس کے باعث دونوں ہی فریق عذابِ نار کے حقدار قرار پاتے ہیں۔ آپس کی ناراضگیوں کے باعِث ایک دوسرے کے عیب اُچھالنے کا گناہ بھی بہت کیا جاتا ہے لہٰذا سخت اِحتیاط کی حاجت ہے۔ اگر کسی مسلمان کا عیب معلوم ہو جائے تو اسے چھپا دینا ضروری ہے۔ اَلحمدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مسلمان کے عیب چُھپانے میں بڑا ثواب ملتا ہے جیسا کہ حضرتِ سیِّدُ نا عُقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نَبیِّ مُعظّم، رَسُولِ مُحترم، سُلطانِ ذِی حَشم، تاجدارِ حَرَم، سَراپا جُود و کرم، حَبیبِ مُکرّم عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''جس نے کسی کا پوشیدہ عیب دیکھ کر چھپایا تو یہ ایسا ہے گویا اس نے زندہ درگور لڑکی کو زندہ کیا۔'' (المعجم الاوسط ج۶، ص۹۷ حدیث۸۱۳۳)

مسلمان کو کیسا ہونا چاہئے؟

حضرتِ سیِّدُ نا عبدُ اللہ ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رَسُولِ اکرم، نُورِ مُجسّم، شاہِ بَنی آدم، مَحبُوبِ ربُّ الاعظم عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا، ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے اور جو اپنے بھائی کی حاجت پوری کرے اللہ تعالیٰ اُس کی حاجت پوری کرتا ہے اور جو کسی مسلمان کی تکلیف دور کرے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ قِیامت کی تکلیفوں میں سے اُس کی تکلیف دُور فرمائے گا اور جو کسی مسلمان کی عیب پوشی کرے تو خُدائے ستّار عَزَّوَجَلَّ قیامت کے روز اس کی عیب پوشی فرمائے گا۔'' (صحیح مسلم، الحدیث ۶۵۸۰، ص۱۳۹۴)

عیب چھپا ؤ، جنت پاؤ

حضرتِ سیِّدُ نا ابُو سعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ''جو شخص اپنے بھائی کی کوئی بُرائی دیکھ کر اس کی پردہ پوشی کردے تو وہ جنّت میں داخل کر دیا جائے گا۔'' (کنز العمال۔ الحدیث ۶۳۹۴، ج۳، ص۱۰۳)

جب لڑائی ٹھن جاتی ہے

آپس کی ناراضگی کے باعث عُموماً ایک دوسرے کی بکثرت غیبت کی جاتی ہے، غیبت گناہ کبیرہ، حرام اور جہنّم میں لے

جانے والا کام ہے۔ جب دلوں میں ناراضگی اثر جماتی اور آپس میں لڑائی ٹھن جاتی ہے تو غیبتوں اور تہمتوں کا سیلاب اُمڈ آتا اور سوئے جہنّم ہنکاتا ہے۔ اس ضمن میں سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دو ارشادات مُلاحظہ فرمائیے اور خوفِ خدا عزَّوَجَلَّ سے تھرّائیے۔

غیبت کا عذاب

پیارے پیارے آقا، مکّی مدنی مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''میں شبِ معراج ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا جو اپنے چہروں اور سینوں کو تانبے کے ناخنوں سے چھیل رہے تھے۔ میں نے پوچھا، اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: یہ لوگوں کا گوشت کھاتے (یعنی ان کی غیبت کرتے) اور ان کی عزّت خراب کرتے تھے۔ (سنن ابی داؤد الحدیث، ۴۸۷۸، ج ۴، ص ۳۵۳)

تُہمت کا عذاب

جو شخص کسی مسلمان پر ''بُہتان'' لگائے (یعنی ایسی چیز کہے جو اس میں نہیں) تو اللہ عزَّوَجَلَّ اُسے رَدغَۃُ الْخَبال میں رکھے گا یہاں تک کہ وہ اپنی کہی ہوئی بات سے نکل جائے۔ (سُنَن ابی داؤد، ج ۳، ص ۴۲۷، الحدیث ۳۵۹۷)

(رَدغَۃُ الْخَبال جہنّم میں ایک مقام ہے جہاں دوزخیوں کا خون اور پیپ جمع ہوگا)

مذکورہ حدیثِ پاک کے اِس حصّے ''یہاں تک کہ وہ اپنی کہی ہوئی بات سے نِکل جائے'' کے تحت حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبدُالحق مُحَدِّث دِہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ''یعنی یہاں تک کہ اِس گناہ سے توبہ کے ذریعے، یا جس عذاب کا وہ مستحق ہو چکا ہے، اُسے بھگتنے کے بعد پاک ہو جائے۔'' (اشعۃ اللمعات، ج ۳ ص ۲۹۰)

بددعا دینا انتقام ہے

یاد رکھئے! اپنے اوپر ظُلم کرنے والے کے حق میں بددُعا کر دینا انتِقام ہے، چُنانچِہ مُحَمَّدٌ رَّسولُ اللہ عزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشادِ گرامی ہے: ''جس نے ظالم پر بددُعاء کی اُس نے اپنا انتِقام لے لیا۔''

(سُنَن التر مذی ج ۵ ص ۳۲۴ حدیث ۳۵۶۳)

جھگڑے سے بچنے کی فضیلت

اپنے نَفس کی خاطر جھگڑنے سے مسلمان کو بچنا چاہئے حتّٰی کہ کوئی دل آزاری کر بیٹھے تب بھی بَحث و تکرار سے اِجتناب کر کے درگزر سے کام لیتے ہوئے جھگڑے سے پہلوتہی کرنے میں ہی بھلائی ہے۔ تاجدارِ دوجہان، مدینے کے سُلطان صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ جنّت نشان ہے، ''جو حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا نہیں کرتا، میں اُس کیلئے جنّت کے (اندرونی) کنارے میں ایک گھر کا ضامن ہوں۔'' (سُنَن ابی داؤد ج ۴ ص ۳۳۲ حدیث ۴۸۰۰)

مسلمان کسے کہتے ہیں؟

مسلمانوں کو آپس میں جھگڑنے سے کیا واسطہ! یہ تو ایک دوسرے کے مُحافِظ ہوتے ہیں، چُنانچِہ اللہ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہدایت نشان ہے، (کامل

مسلمان وہ ہے جس کی زَبان اور ہاتھ سے مسلمان کو تکلیف نہ پہنچے اور (کامل) مُہاجر وہ ہے جو اس چیز کو چھوڑ دے جس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ (صحیح البخاری، ج۱،ص۱۵ حدیث۱۰)

اس حدیث پاک کے تحت حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں کہ "یعنی کامل مسلمان وہ ہے جو لُغۃً شرعاً ہر طرح مسلمان ہو وہ مومن ہے جو کسی مسلمان کی غیبت نہ کرے، گالی، طعنہ، چغلی وغیرہ نہ کرے، کسی کو نہ مارے پیٹے، نہ اس کے خلاف کچھ تحریر کرے۔" مزید فرماتے ہیں کہ "یعنی کامل مہاجر وہ مسلمان ہے جو ترک وطن کے ساتھ ترک گناہ بھی کرے، یا گناہ چھوڑنا بھی لغۃً ہجرت ہے جو ہمیشہ جاری رہے گی۔" (مراٰۃ المناجیح، ج۱،ص۲۹)

سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا، مسلمان کیلئے جائز نہیں کہ دوسرے مسلمان کی طرف آنکھ سے اِس طرح اشارہ کرے جس سے اسے تکلیف پہنچے۔ (اتحاف السادۃ المتقین، ج۷، ص۱۷۷) ایک مقام پر ارشاد فرمایا، کسی مسلمان کو جائز نہیں کہ وہ کسی مسلمان کو خوفزدہ کرے۔ (کتاب الزھد لابن مبارک رقم ۶۸۸،ص۲۴۰)

اِیذائے مُسلم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً حُقوق العِباد کا مُعاملہ بڑا نازُک ہے، مگر آہ! آج کل بے باکی کا دَور دَورہ ہے، عوام تو عوام خواص کہلانے والے بھی عُموماً اس طرف سے غافِل رہتے ہیں، غُصّے کے (بے جا اظہار) کا مرض عام ہے، غُصّہ کی وجہ سے اکثر خواص بھی لوگوں کی دل آزاری کر بیٹھتے ہیں اور اس طرف ان کی بالکل توجُّہ نہیں ہوتی۔ یقیناً کسی مسلمان کی بلا وجہِ شَرعی دل آزاری کبیرہ گناہ حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتاویٰ رضویہ جلد ۲۴ ص ۳۴۲ میں طَبرانی شریف کے حوالے سے نَقل کرتے ہیں، سلطانِ دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: "مَنْ آذٰی مُسْلِمًا فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْاٰذَی اللّٰہ" یعنی جس نے (بلا وجہِ شَرعی) کسی مسلمان کو اِیذاء دی اُس نے مجھے ایذاء دی اور جس نے مجھے ایذاء دی اس نے اللہ عزَّوَجَلَّ کو ایذاء دی" (اَلمعجم الاوسط، ج۲ص۳۸۷ حدیث ۳۶۰۷)

اللہ و رسول عزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اِیذاء دینا کُفّار کی مذموم صِفت ہے جیسا کہ اللہ عزَّوَجَلَّ پارہ 22 سورۃُ الْاَحزاب آیت 57 میں ارشاد فرماتا ہے:-

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا ﴿۵۷﴾

(پ۲۲ الاحزاب ۵۷)

ترجَمۂ کنز الایمان: بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ عزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ان پر اللہ عزَّوَجَلَّ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ عزَّوَجَلَّ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے

بُرا چرچا کرنا باعثِ عذاب ہے

خاص کر مُبلِّغ اور خُصوصاً بِالخصوص سُنّی عالم کی کسی خامی یا خطا کو بِلا مَصلَحتِ شَرعی کسی پر ظاہر کرنا، لوگوں میں اِس کا بُرا چرچا کرنا نیکی کی دعوت اور اسلام کی تبلیغ کے مُعاملے میں بَہُت بُرا اور دنیا و آخرت کیلئے سخت نقصان دِہ ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: اور اہلسنّت سے بَتَقدیرِ الٰہی جو ایسی لَغزِشِ فاحش واقع ہو اُس کا اِخفاء (چُھپانا) واجِب ہے کہ مَعاذَ اللہ عزوجل لوگ اُن سے بد اِعتِقاد (یعنی بدظن) ہوں گے تو جو نَفع اُن کی تقریر اور تحریر سے اسلام و سُنّت کو پہنچتا تھا اس میں خَلَل واقع ہوگا، اسکی اِشاعت، اشاعتِ فاحِشہ (یعنی بُرا چرچا کرنا) ہے اور اشاعتِ فاحِشہ (یعنی بُرا چرچا کرنا) بِنَصِّ قرانِ عظیم حرام۔ قال اللہ تعالیٰ:

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُحِبُّوۡنَ اَنۡ تَشِیۡعَ الۡفَاحِشَۃُ فِی الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ۙ فِی الدُّنۡیَا وَ الۡاٰخِرَۃِ ؕ

(پ۱۸ النور ۱۹)

ترجَمۂ کنز الایمان: وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بُرا چرچا پھیلے ان کیلئے دردناک عذاب ہے دنیا اور آخرت میں۔

خُصوصاً جبکہ وہ بندگانِ خدا حق کی طرف بے کسی عُذر و تَاَمُّل کے رُجوع فرما چکے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم فرماتے ہیں " مَنۡ عَیَّرَ اَخَاہُ بِذَنۡبٍ لَمۡ یَمُتۡ حَتّٰی یَعۡمَلَہٗ " جس نے اپنے بھائی کو کسی گناہ کی وجہ سے عار دلایا وہ مرنے سے قبل اِسی گناہ میں مبتلا ہوگا۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۹ ص ۵۹۴، جامع الترمذی ج ۴ ص ۲۲۶ حدیث ۲۵۱۳ دار الفکر بیروت)

بعض لوگ بَہُت ہی جھگڑالو طبیعت کے مالک ہوتے ہیں، خوامخواہ تنقیدیں کرتے، بال کی کھال اُتارتے، بات بات پر فسادات برپا کرتے اور مسلمانوں کیلئے ایذاء کا باعِث بنتے رہتے ہیں، ایسے لوگوں کو ڈر جانا چاہئے کہ پارہ ۳۰ سُورۃُ البُرُوج کی دسویں آیتِ مُبارکہ میں ربُّ العِباد عَزَّوَجَلَّ کا ارشادِ عبرت بنیاد ہے:

اِنَّ الَّذِیۡنَ فَتَنُوا الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَ الۡمُؤۡمِنٰتِ ثُمَّ لَمۡ یَتُوۡبُوۡا فَلَہُمۡ عَذَابُ جَہَنَّمَ وَ لَہُمۡ عَذَابُ الۡحَرِیۡقِ

(پ۳۰ البروج آیت ۱۰)

ترجَمۂ کنز الایمان: بے شک جنہوں نے ایذاء دی مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو پھر توبہ نہ کی اُن کیلئے جہنّم کا عذاب ہے اور اُن کیلئے آگ کا عذاب۔

فتنہ جگانے والے پر لعنت

حدیثِ پاک میں ہے، " فتنہ سویا ہوا ہوتا ہے اُس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت جو اِس کو بیدار کرے۔ "

(الجامع الصغیر للسیوطی، الحدیث ۵۹۷۵، ج ۲ ص ۳۷۰ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

دشمن کو دوست بنانے کا قرآنی نُسخہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ اُصول یاد رکھئے کہ نَجاست کو نَجاست سے نہیں، پانی سے پاک کیا جاتا ہے لہٰذا اگر کوئی آپ کے ساتھ نادانی بھرا سلوک کرے تب بھی آپ اس کے ساتھ مَحَبَّت بھرا سلوک کرنے کی کوشش فرمایئے ان شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے مُثْبَت نتائج دیکھ کر آپ کا کلیجہ ضرور ٹھنڈا ہوگا۔ **وَاللّٰہُ الْمُجِیب**! عَزَّوَجَلَّ وہ لوگ بڑے خوش نصیب ہیں جو اینٹ کا جواب پتھر سے دینے کے بجائے ظلم کرنے والے کو مُعاف کردیتے اور بُرائی کو بھلائی سے ٹالتے ہیں۔ بُرائی کو بھلائی سے ٹالنے کی ترغیب کے ضمن میں پارہ 24 سورۃ حٰمٓ اَلسَّجْدہ کی 34ویں آیتِ کریمہ میں ارشادِ قرآنی ہے:۔

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَکَ وَبَیْنَہٗ عَدَاوَۃٌ کَاَنَّہٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ (پ۲۴ حٰمٓ السجدۃ آیت ۳۴)

ترجَمۂ کنزالایمان: اے سننے والے! برائی کو بھلائی سے ٹال جبھی وہ کہ تجھ میں اور اس میں دشمنی تھی ایسا ہوجائے گا جیسا کہ گہرا دوست۔

حُسنِ سُلوک کا نتیجہ

سیِّدُنا صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولیٰنا سیِّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃُ اللہِ الھادی "خزائنُ العرفان شریف" میں بُرائی کو بھلائی سے ٹالنے کا طریقہ بتاتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: مَثَلاً غُصّہ کو صَبْر سے، جَہل کو حِلم سے، بدسُلوکی کو عفو (درگزر) سے کہ اگر کوئی تیرے ساتھ بُرائی کرے تُو مُعاف کر، یعنی اس خصلت کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دشمن دوستوں کی طرح مَحَبَّت کرنے لگیں گے۔

شانِ نُزول: کہا گیا ہے کہ یہ آیت ابوسُفیان کے حق میں نازِل ہوئی کہ باوُجود ان کی شدّتِ عداوت کے نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کے ساتھ سُلوکِ نیک کیا، ان کی صاحبزادی کو اپنی زَوجیت کا شرف عطا فرمایا، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ صادِقُ الْمَحَبَّت جاں نثار ہوگئے۔ (خزائن العرفان ص ۸۶۳ ضیاء القرآن)

بُرائی کو بھلائی سے ٹالنے کی دو مَدَنی مثالیں

﴿۱﴾ عام مُعافی کا اعلان

فتحِ مکّۂ مُکرّم ھزادھَا اللہُ شَرَفاً وَّ تَعظِیماً وَّ تکرِیماً کے موقع پر وہاں کے سردارانِ قریش اور عام لوگ حَرَمِ کعبہ میں جمع تھے، یہ لوگ وُہی تھے جو مسلسل 21 برس سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جانی دشمن رہے تھے سرورِ کائنات، شَہَنشاہِ موجودات صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور صحابہ وصحابیات علیھم الرضوان پر عرصۂ حیات تنگ کردیا تھا، محبوبِ ربُّ الانام عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور صَحابۂ کرام علیھم الرضوان کو ہجرت کرجانے پر مجبور کردیا تھا، یہ وُہی ظالمین تھے جنہوں نے اسلام اور مُسلمین کو خَتم کرنے کیلئے تین سو میل دُور جا کر بھی ایمان والوں پر حملے کیے اور کئی لڑائیاں لڑچکے تھے۔ اور آج یہ لوگ سلطانِ دوجہان، رَحمتِ عالمیان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ

والہٖ وسلّم کی زَبانِ حق ترجُمان سے اپنی قسمت کا فیصلہ سننے کے منتظر سر جھکائے حاضر تھے۔ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، دوعالم کے مالِک ومختار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے اِن لوگوں سے اِستِفسار فرمایا: آج تم کیا کہتے ہو اور کیا گمان کرتے ہو؟ لوگوں نے تین[۳] مرتبہ کہا، آپ حلیم ورحیم باپ کے بیٹے اور ایسے ہی چچا کے بیٹے ہیں۔ سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: میں وہ کہوں گا جو یوسُف (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے کہا تھا:

لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ؕ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ۫ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۹۲﴾

(پ۱۳ یوسف ۹۲)

ترجمۂ کنز الایمان: کہا آج تم پر کچھ ملامت نہیں، اللہ (عزوجل) تمہیں مُعاف کرے اور وہ سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان ہے۔

(السنن الکبریٰ للبیہقی، ج۹ ص ۱۹۹، حدیث ۱۸۲۷۵ دارالکتب العلمیۃ البیروت)

خار بچھانے والوں کو بھی پھولوں کا انعام دیا

آپ نے خون کے پیاسوں کو بھی راحت کا پیغام دیا

﴿۴﴾ سو کوڑوں کی ظالمانہ سزا

لاکھوں مالکیوں کے عظیم پیشوا اور مشہور عاشقِ رسول حضرتِ سیِّدُنا امام مالِک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۴۶ھ میں فتویٰ دیا، ''عبّاسی خلیفہ ابوجعفر نے حکومت کے دباؤ سے عوام سے جبراً بیعت لی ہے، اس لئے حکومت کی اطاعت عوام پر فرض نہیں، یہ بیعت شرعاً بیعت ہی نہیں۔'' اس وجہ سے مدینۂ منوّرہ (زادَھَااللّٰہُ شَرَفاً وَّ تعظِیْماً و تکرِیماً) کے گورنر جعفر بن سلیمان عبّاسی کے حکم سے آپ کو گرِفتار کر کے آپ پر درج ذیل فردِ جرم عائد کی گئیں:

(۱) آپ نے عبّاسی حکومت کی بیعت کو کالعدم قرار دیا ہے

(۲) عوام کو حکومت کی اطاعت سے اِنحِراف (یعنی مخالفت) کرنے پر اُبھارا ہے

(۳) آپ نے صَریح بغاوت کا اِرتِکاب کیا ہے۔ اِس جُرم کی پاداش میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو سو کوڑے لگائے گئے اور کندھوں سے ہاتھ اُتروا دیئے گئے جس کی وجہ سے آخرِ عمر تک آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پوری طرح ہاتھ نہ اُٹھا سکے، حتّٰی کہ اپنے بدنِ مُبارک پر اپنے ہاتھوں سے چادر بھی دُرُست نہ فرما سکتے تھے۔

راوی کا بیان ہے، جس وَقت کوڑے لگائے جا رہے تھے میں وَہیں موجود تھا، جب جب کوڑا پڑتا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زَبانِ پاک سے یہ دُعا نکلتی، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَھُمْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعلَمُون ۔ یعنی ''یا اللہ! عَزّوَجَلّ ان لوگوں کو مُعاف فرمادے کہ یہ حقیقت سے ناآشنا ہیں۔'' کوڑوں کی مار کی شِدّت سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بِالآخِر بیہوش ہوگئے۔ ہوش میں آتے ہی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زَبانِ مُبارَک سے پہلا جملہ یہ جاری ہوا: ''لوگو! گواہ رہو کہ میں نے اپنے مارنے والوں کو مُعاف کردیا۔'' (معدنِ اَخلاق حصہ ۳، ص ۳۶، ۳۷)

اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

سلام اُن پر برائے نفس جو بدلہ نہ لیتے تھے
سلام اُن پر جو دشمن کو دُعائے خیر دیتے تھے

مُعافی کے متعلِّق اِرشادِ الٰہی !

عَفْو و دَرگُزر کے مُتَعلِّق پارہ 9، سورۃُ الْاَعراف کی آیت نمبر 199 میں اِرشاد ہوتا ہے:-

خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۱۹۹﴾
(پ۹ الاعراف آیت ۱۹۹)

ترجَمۂ کنزالایمان: (اے محبوب) مُعاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیرلو۔

جنّت پانے کے تین۳ نُسخے

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے: رسولُ اللہ عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: 3 تین باتیں جس شخص میں ہوں گی اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اُس کا حساب بَہُت آسان طریقے سے لے گا اور اُس کو (اپنی رَحمت سے) جنّت میں داخِل فرمائے گا، میں نے عرض کی یارسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم وہ کیا بات ہے؟

(۱) فرمایا جو تم سے قَطعِ تعلُّق کرے تم اس سے مِلاپ کرو

(۲) جو تمہیں محروم کرے تم اُسے عطا کرو اور

(۳) جو تم پر ظُلم کرے تم اُس کو مُعاف کردو۔ (المعجم الاوسط، ج ۱، ص ۲۶۳، الحدیث ۹۰۹)

سُنّتوں کی دھومیں مچانے کا مَدَنی جذبہ رکھنے والے اسلامی بھائیو! آپس کے جھگڑوں کے سبب سرزد ہونے والے سَیِّئات (سَیِ۔ آت) یعنی گناہوں اور پھر ان گناہوں کی پاداش میں ہونے والے عذابات کی وَعیدات کا اِجمالی (یعنی مختصر سا) بیان حاضرِ خدمات کرکے درگزر پر مبنی روایات وحکایات عرض کرنے کے بعد اب تَصفیہ کروانے کے مُقدّس جذبات دل میں لئے صُلح کے مُتعلِّق بعض آیات و روایات عرض کرتا ہوں۔

اللہ صُلح کروائے گا

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ایک روز سرکارِ دوعالَم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسُولِ مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف فرما تھے۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تبسُّم فرمایا۔ حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، یارسولَ اللہ! عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر میرے ماں باپ قربان! آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کس لئے تبسُّم فرمایا، ارشاد فرمایا: میرے دو۲ اُمّتی

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دوزانو گر پڑیں گے، ایک عرض کرے گا، **یااللہ** عَزَّوَجَلَّ! اس سے میرا انصاف دلا کہ اس نے مجھ پر ظلم کیا تھا۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **مُدَّعی** (یعنی دعویٰ کرنے والے) سے فرمائے گا: اب یہ بے چارہ (یعنی جس پر دعویٰ کیا گیا ہے وہ) کیا کرے اِس کے پاس تو کوئی نیکی باقی نہیں۔ مظلوم (مُدَّعی) عرض کرے گا، میرے گناہ اس کے ذِمّے ڈالدے۔ اتنا اِرشاد فرما کر سرورِ کائنات، شاہِ موجُودات صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم رو پڑے۔ فرمایا: وہ دن بَہُت عظیم دن ہوگا۔ کیونکہ اُس وقت (یعنی بروزِ قیامت) ہر ایک اس بات کا ضَرورت مند ہوگا کہ اس کا بوجھ ہلکا ہو۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ مظلوم (یعنی مُدَّعی) سے فرمائیگا، دیکھ تیرے سامنے کیا ہے؟ وہ عرض کرے گا، اے پروردگار! عَزَّوَجَلَّ میں اپنے سامنے سونے کے بڑے بڑے شہر اور بڑے بڑے محلّات دیکھ رہا ہوں، جو موتیوں سے آراستہ ہیں۔ یہ شہر اور عُمدہ محلّات کس پیغمبر یا صِدِّیق یا شہید کے لئے ہیں؟ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: یہ اُس کے لئے ہیں جو ان کی قیمت ادا کرے۔ بندہ عرض کرے گا، ان کی قیمت کون ادا کرسکتا ہے؟ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا، تُو ادا کرسکتا ہے۔ وہ عرض کرے گا، وہ کس طرح؟ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا، اِس طرح کہ تُو اپنے بھائی کے حُقُوق مُعاف کردے۔ بندہ عرض کرے گا، **یااللہ** عَزَّوَجَلَّ! میں نے سب حُقُوق مُعاف کئے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑ و اور دونوں اکٹھے جنّت میں چلے جاؤ۔ پھر سرکارِ نامدار، دو عالم کے مالک و مختار، شَہَنشاہِ اَبرار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو اور مخلوق میں **صُلح** کرواؤ کیونکہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ بھی بروزِ قیامت مسلمانوں میں **صُلح** کروائے گا۔ (المستدرک، ج ۵ ص ۷۹۵، الحدیث ۸۷۵۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حدیثِ مذکور مسلمانوں کے درمیان **صُلح** کروانے کی سنّتِ اِلٰہیّہ اور **صُلح** کی ترغیب دلانے کی سنّتِ مُصطفویّہ کی مُشکبار خوشبوؤں سے مہک رہی ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کرے ہم بھی اِس سنّتِ خوشبودار سے اپنے ظاہر و باطن کو مُعطّر و مُعنبر کرکے اسلامی بھائیوں میں بھائی چارگی کی بھرپور سعی کریں اور اپنے ماحول کو **صُلح** و خیر کی خوشبوؤں سے مہکتا گلزار بلکہ مدینے کا باغ سدا بہار بنادیں۔ اِنہیں مُبارَک اطوار کو اختیار کرنے کی ترغیب دلاتے ہوئے ہمارا ربِّ مجیب عَزَّوَجَلَّ پارہ 26 سورۃُ الْحُجُرات کی دسویں آیتِ کریمہ میں ارشاد فرما رہا ہے:-

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (پ ۲۶ الحجرات آیت ۱۰)	ترجَمۂ کنز الایمان: مسلمان مسلمان بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں **صُلح** کرواور اللہ سے ڈرو کہ تم پر رحمت ہو۔

قراٰنِ کریم کے بیان کردہ اَخلاقِ حَسَنہ کے مَظہرِ اَتَم، تاجدارِ حرم، نبیِّ مُکَرَّم، رسولِ مُحتَرم، شفیعِ مُعظَّم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مقدّس سنّت بھی ہمیں **صُلح** کروانے کا عملی نُمونہ عطا فرما رہی ہے۔ چُنانچہ

صُلح کروانا سُنّت ہے

خزائنُ العِرفان ص ۲۲۹ پر ہے، سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم دراز گوش پر کہیں تشریف لے جارہے تھے کہ

انصار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پاس سے گزر ہوا، وہاں کچھ دیر توقُّف فرمایا (یعنی ٹھہرے)، اس جگہ دراز گوش نے پیشاب کیا تو ابنِ اُبَی نے ناک بند کرلی۔ حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن رَواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے دراز گوش کا پیشاب تیرے مُشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم تو تشریف لے گئے۔ ان دونوں کی بات بڑھ گئی اور دونوں کی قومیں آپس میں لڑ گئیں اور ہاتھا پائی تک نوبت پہنچی۔ سرکار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم واپس تشریف لائے اور دونوں میں **صُلح** کروادی۔ اس معاملہ میں یہ آیت نازل ہوئی:-

وَاِنْ طَآىِٕفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا (پ۲۶ الحجرات آیت ۹)

ترجمۂ کنزالایمان : اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو ان میں **صُلح** کراؤ۔

ایک اور مقام پر **صُلح** کی ترغیب دلاتے ہوئے ارشاد ہوتا ہے:-

وَالصُّلْحُ خَیْرٌؕ وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّؕ (پ۵ النسآء آیت ۱۲۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور **صُلح** خوب ہے، اور دل لالچ کے پھندے میں ہیں۔

اِمامِ حسن نے صُلح کروائی

اِن آیاتِ مُبارَکہ پر عمل اور **صُلح** کروانے کی میٹھی سنّت کے خوشنُما رنگ سے ہمارے اَسلاف رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تعالیٰ کی مبارَک سیرت خوب رنگین ومُزَیَّن ہے یہ مبارَک حضرات مسلمانوں میں **صُلح** واَمن کے مَدَنی پھول کِھلانے کے لئے بڑی سے بڑی قربانی دینے سے بھی دَرِیغ نہ فرماتے، چُنانچِہ اِس کی ایک روشن مثال، ہمارے مکّی مَدَنی سرکار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے نواسے عالی وقار، نوجوانانِ اہلِ جنّت کے سردار، حَلِیمُ الطَّبع وبُردبار، امامِ عالی مقام حضرتِ سیِّدُنا امام حَسَنِ مُجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں کہ جن کے بارے میں ہمارے پیارے پیارے رَحمت والے آقا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے یوں غیب اثر ارشاد فرمادی تھی، "میرا یہ بیٹا سیِّد (یعنی سردار) ہے اور اُمّید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذَرِیعے مسلمانوں کے دوگروہوں کے مابین **صُلح** کروائے گا۔"

(صحیح البخاری، ج۲، ص۵۰۹ حدیث ۳۶۲۹)

چُنانچِہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والِدِ ماجد امیرُ الْمُؤمِنِین، مولائے کائنات، علیُّ المُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰهُ تعالیٰ وَجْهَهُ الْکَرِیْم کی شہادت کے بعد 6 ماہ اور چند دن مَنصبِ خِلافت پر فائز رہے اور پھر مسلمانوں کے دو گروہوں میں **صُلح** کروانے کیلئے خِلافت جیسے عظیم منصب سے دستبرداری اختیار فرمائی۔

نفلی صلوٰۃ وخیرات سے افضل کام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً اِصلَاحِ بَیْنَ النَّاسِ (یعنی لوگوں کے درمیان صُلح کرواؤ) کے مطابق عمل کرنا ایک اِنتہائی

عظیم مَدَنی کام ہے۔اس سے اللہ تعالیٰ اتنا خوش ہوتا ہے کہ نفلی نماز، روزے اور صَدَقہ دینے سے بھی نہیں ہوتا۔

حضرتِ سیِّدُنا ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اِمَامُ النَّبِیِّیْن وَ الْمُرْسَلِیْن ، سَیِّدُالْمُرْشِدِیْن وَالصّٰلِحِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے (صحابۂ کرام علیھم الرضوان سے) ارشاد فرمایا: ''کیا تمھیں نَماز، روزے اور صَدَقہ دینے سے افضل کام کی خبر نہ دوں؟ صحابۂ کرام علیھم الرضوان نے عرض کی، کیوں نہیں (اے اللہ کے رسول عزوجل وصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔فرمایا: وہ کام **صُلح** کروادینا ہے اور فَساد پھیلانا تو (دین کو) مُونڈنے والا (کام) ہے۔

(مسند امام احمد الحدیث ۲۷۵۷۸، ج ۱۰،ص ۴۲۲ دار الفکر، بیروت)

اچّھا اسلامی بھائی کون؟

دیکھا آپ نے! اسلامی بھائیوں میں **صُلح** کروادینا کیسا فضیلت وعظمت والا کام ہے۔تو وہ کتنا اچّھا اور بھلا اسلامی بھائی ہے جو اپنے چھوٹوں پر شفقت اور اپنے بڑوں کی عزّت ، ہم مَشْرَب دوستوں کی مُرَوّت وحُرمت اور تمام اسلامی بھائیوں کی بھلائی اور خیر خواہی کے طرزِ عمل کو اختیار کرتے ہوئے اپنے پاکیزہ کردار اور نیک گفتار سے مسلمانوں میں سے شَرّ وفَساد کو ختم کرنے کیلئے ہمیشہ کوشاں رہے۔

سگِ مدینہ کا مان رکھ لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! برائے کرم! مجھ (سگِ مدینہ عُفِیَ عنہ) کا مان رکھ لیجئے ۔ میرا دل نہ توڑیئے، اب غُصّہ تھوک دیجئے اور سعادتمندی کا ثبوت دیتے ہوئے آپَس کے اختِلافات ختم کردیجئے، اللہ عزوجل کی بارگاہ میں رو رو کر توبہ کیجئے اور ایک دوسرے کی سابِقہ لغزِشیں مُعاف کردیجئے ۔ایک دوسرے سے مُعافی تَلافی کرلینے کے بعد مہربانی فرما کر نیچے دی ہوئی تحریر کو پڑھ / سن کر اور اچھی طرح سمجھ کر اپنی آخرت کی بہتری کیلئے نیچے دستخط کر کے اس کی copy مجھے ارسال فرما کر مجھ پاپی وبدکار، گنہگاروں کے سردار کا دل خوش کردیجئے۔

طالبِ غمِ مدینہ
و بقیع و مغفرت و
بے حساب
جنّت الفردوس
میں آقا کا پڑوس

(الحمدللہ عزوجل سب اسلامی بھائیوں کو جمع کرکے جب مکتوبِ عطار پڑھ کر سنایا گیا تو اُنہوں نے باچشمِ نم اختِلافات ختم کردیئے اور آپَس میں **صُلح** کرکے تحریر پر دستخط کردیئے)

صلح ہوگئی!

ہم ذیل میں دستخط کنندگان (22 اسلامی بھائیوں) نے مکتوبِ عطار پڑھا / سنا، ہمیں اپنی بے احتیاطیوں کا اقرار ہے، ہمارے سروں پر ندامت کا بار ہے، ہم دربارِ خداوندی عزوجل میں توبہ کرتے ہیں۔ہم نے ایک دوسرے کو **اللہ** عزوجل کیلئے مُعاف کردیا ہے۔آج کے بعد کسی بھی سابِقہ غَلَطی پر کوئی کسی کی پکڑ نہیں کریگا اور نہ ہی اس کا طعنہ یا حوالہ دیگا۔ان شاءَ اللہ عزوجل آپس میں مل جل کر مَدَنی کام کریں گے۔اگر آئندہ ایک فرد کی غَلَطی کا دوسرے کو پتا بھی چلا تو ان شاءَ اللّٰہ

عَزَّوَجَلَّ کسی سے تذکرہ کئے بغیر براہِ راست اُس کی اصلاح کی کوشش کریگا، ناکامی کی صورت میں تنظیمی ترکیب کے مطابق اس مسئلہ کے حل کی ترکیب کریگا۔ ان شاء اللّٰہ عزوجل ۔(رسالہ میں اسلامی بھائیوں کے دستخط حذف کردیئے ہیں)

”صُلح میں خیر ہی خیر ہے“ کے سولہ حُرُوف کی نسبت سے 16 نیّتیں

دو مدنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا
(۲) جتنی اچھی نیّتیں زیادہ، اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلحمدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ نے مکتوبِ عطّار ”ناچاقیوں کا علاج“ پڑھ لیا۔ اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دل نے ضَرور چوٹ کھائی ہوگی، ہمّت کیجئے اور **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی رضا کی خاطر نیچے لکھی ہوئی 16 نیّتیں کر لیجئے کہ فرمانِ مصطَفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم ہے: نِیَّةُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِه یعنی ”مسلمان کی نیّت اسکے عمل سے بہتر ہے۔“
(طَبرانی معجم کبیر حدیث ۵۹۴۲ ج ۶ ص ۱۸۵)

☆ اپنے ناراض اسلامی بھائیوں اور
☆ رُوٹھے ہوئے رِشتے داروں سے خود آگے بڑھ کر رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے **صُلح** کرلوں گا
☆ پچھلی خطاؤں پر کسی کو شرمندہ نہیں کروں گا
☆ سُنی سُنائی باتوں میں آ کر کسی سے تعلُّقات خراب نہیں کرلوں گا
☆ بدگُمانیوں ☆ عیب دَریوں ☆ دل آزاریوں
☆ غِیبتو ں ☆ چُغلیوں
☆ اِلزام تراشیوں اور شُماتتوں (کسی کے نقصان پر مَعاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ خوش ہونے کو ”شُماتت“ کہتے ہیں) سے بچتا رہوں گا
☆ غیبت و چُغلی سُننے سے بھی بچوں گا
☆ حتَّی الوسع اسلامی بھائیوں میں **صُلح** کرواؤں گا
☆ جس جس نے میری دل آزاری کی اُس کو **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی رضا کیلئے مُعاف کرتا ہوں
☆ جو کوئی آئندہ میرا دل دُکھائے اُس کو بھی اپنا حق پیشگی مُعاف کرتا ہوں (یادرہے! پیشگی مُعاف کردینے والے مسلمان کی بِلا اِجازتِ شَرعی دل آزاری کرنے والا خدائے ذُوالجلال عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کے وَبال میں بہر حال گرِفتار ہوگا)
☆ جو میرے ساتھ بُرائی کرے گا حکمِ قرآنی کی اطاعت کرتے ہوئے اُس کے ساتھ بھلائی کرنے کی کوشش کروں گا۔
☆ یہ رِسالہ کم از کم 12 عدد تقسیم کروں گا (خُصوصاً اپنے رشتے داروں اور اُن مسلمانوں تک پہنچایئے جن کی آپس میں ناراضگیاں ہوں)